بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم سہ شنبہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸۳۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور ضعف کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ صاحبہ کا گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا سے صحت کریں۔

جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی فوجی بھرتی کے سلسلہ میں سیالکوٹ تشریف لے گئے۔

جلد ۳۰ | ۲۳ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۱ ھ | ۲۳ جون سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴۳

۸ جمادی الثانی ۱۳۶۱ ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدام الاحمدیہ کو اہم ہدایات

مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کی پہلی ریلی اور ماہوار اجتماع میں

قادیان ۱۲ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش آج مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کا مسجد اقصےٰ میں ماہوار جلسہ ہوا۔ جو اس لحاظ سے خصوصیت رکھتا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش شمولیت فرمائی۔ اور اپنی ہدایات سے اراکین خدام الاحمدیہ کو مستفیض فرمایا۔ نیز یہ مقامی مجالس کی پہلی "ریلی" بھی تھی۔ چونکہ اس جلسہ کا اعلان اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکا تھا۔ اس لئے امرتسر۔ لاہور۔ اور بعض دیگر مقامات کے خدام و انصار بھی شمولیت کے لئے آئے۔

پروگرام کے مطابق حلقہ ہائے قادیان کی مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے اراکین اپنے اپنے جھنڈے کی معیت میں بصورت جلوس چھ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں پہنچے۔ مسجد اقصےٰ کا بڑا درمیانی دروازہ خدام و اطفال کی آمد کے لئے وقف تھا۔ اور انصار کے لئے شمالی اور جنوب مشرقی دروازے کھلے تھے۔ تمام مجالس کے بیٹھنے کے لئے مسجد اقصےٰ میں الگ الگ حصے مخصوص کر دیئے گئے تھے۔ انصار اللہ اور باہر سے آنے والے مہمانوں کی نشست کے لئے بھی اچھا انتظام تھا۔

ساڑھے سات بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے۔ حضور کی تشریف آوری پر نعرہ تکبیر۔ احمدیت زندہ باد۔ اور حضرت عمر زندہ باد کے نعرے بلند کئے گئے۔ حضور نے اس موقعہ پر فرمایا:-

پہلے تو میں اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میں یہاں کسی تقریر کے لئے آیا ہوں۔ یہ تو میں بعد میں تحقیق کروں گا۔ کہ کس کی غلطی سے ایسا اعلان ہوا۔ آیا یہ غلطی میرے دفتر کی طرف سے ہوئی ہے یا خدام الاحمدیہ کی طرف سے۔ مگر میں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میں یہاں کسی تقریر کے لئے نہیں آیا۔ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ خدام الاحمدیہ کا جو ماہواری اجلاس ہوا کرتا ہے۔ وہ مجھے دکھائیں تا کہ مجھے پتہ لگے۔ کہ اجلاس کس طرح کئے جاتے ہیں۔ اور اگر ان میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ تو اس کی اصلاح کر دی جائے۔ مگر اس کی بجائے ایک جلسہ کر دیا گیا ہے۔ جس میں باہر سے بھی لوگ آ گئے ہیں۔ پھر یہ بھی جگہ ہے۔ جہاں ہٹنے جلنے اور چلنے پھرنے کا کوئی مقام نہیں۔ اور خدام الاحمدیہ کے جلسہ میں جو باتیں ہونی چاہئیں۔ وہ یہاں نہیں ہو سکتیں اس لئے میں اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس اجتماع سے میں کس طرح فائدہ اٹھا سکوں گا۔

حضور نے دوران گفتگو میں یہ بھی فرمایا۔ کہ "ریلی" کسی چھوٹے مقام میں نہیں ہو سکتی اس کے لئے تو کوئی کھلا میدان ہونا چاہیئے اور میری غرض بھی یہی تھی۔ کہ میں خود دیکھ کر اندازہ لگاؤں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کس رنگ میں ہوئی ہے۔ مگر یہ تو ایک ہجوم ہے۔ اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس کے بعد حضور نے دائیں طرف سے مجالس خدام الاحمدیہ کا معائنہ شروع فرمایا اور زعماء اور گروپ لیڈروں سے ان کے اراکین کے متعلق مختلف قسم کے سوالات دریافت فرمائے۔ چونکہ اس وقت مجالس گو حلقہ وار بیٹھی تھیں۔ مگر حلقہ کے اراکین اپنے اپنے گروپ میں نہیں تھے۔ اس لئے حضور نے اعلان فرمایا۔ کہ میں تین منٹ کا وقفہ دیتا ہوں۔ تمام خدام کھڑے ہو جائیں۔ اور اس وقفہ میں اپنے اپنے گروپ میں چلے جائیں تین منٹ کے بعد کسی کو اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

حضور کے اس اعلان پر خدام کھڑے ہو گئے۔ اور اکثر اپنے اپنے گروپوں میں چلے گئے۔ تین منٹ ختم ہونے کے معاً بعد حضور نے فرمایا۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ اور پھر مجالس کا معائنہ شروع فرمایا:-

حضور پہلے ہر مجلس کے زعیم سے گفتگو فرماتے اور پھر ارشاد فرماتے۔ کہ تمام گروپ لیڈروں کو کھڑا کیا جائے۔ اس کے بعد ایک ایک گروپ لیڈر سے دریافت فرماتے۔ کہ تمہارے گروپ کے کتنے اراکین ہیں۔ کتنے حاضر ہیں۔ کتنے حاضر نہیں۔ اور جو غیر حاضر ہیں۔ انہوں نے رخصت حاصل کی ہے۔ یا بغیر رخصت حاصل کئے وہ نہیں آئے۔ اس کے بعد حضور ہر گروپ لیڈر سے فرماتے۔ کہ وہ اپنے اپنے اراکین کی طرف اشارہ کر کے ان کا نام لے اور اراکین کو حضور نے ہدایت فرما دی کہ اگر کسی کا نام غلط لیا جائے۔ تو وہ کہہ دے۔ کہ میرا نام یہ نہیں بلکہ وہ ہے۔ ساتھ ہی ہدایت فرمائی۔ کہ جب گروپ لیڈر نام لے۔ تو اراکین کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے چہرے سے یہ ظاہر ہی نہ ہو۔ کہ ان کا نام لیا جا رہا ہے۔

معائنہ کے دوران میں حضور کو معلوم ہوا۔ کہ بعض گروپ ایسے ہیں۔ جن میں دس سے زیادہ اراکین شامل ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ قاعدہ مقرر ہے۔ کہ گروپ لیڈر سمیت دس ممبر ایک گروپ میں ہونے چاہئیں۔ تو اس کی خلاف ورزی کیوں کی گئی۔ اگر کسی مجلس میں دس دس کے گروپ کے بعد بعض ممبر رہ جائیں۔ تو ان کا ایک چھوٹا سا الگ گروپ بنایا جا سکتا ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ دس کی بجائے گیارہ یا بارہ ممبر کر دیئے جائیں۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ ہر ممبر کو گروپ لیڈر کی کامل اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور ایسی روح خدام الاحمدیہ میں ہونی چاہیئے۔ کہ اگر گروپ لیڈر کوئی کام کرنے کو کہے۔ تو اس کی انگلی نیچے نہ گرے جب تک کہ اس کے مطابق کام شروع نہ کر دیا جائے۔

کو کرنال لسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

حضور نے یہ ہدایت دی کہ گروپ قریب قریب کے اراکین کو مدنظر رکھ کر بنانے چاہئیں۔ اور گروپ لیڈر بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ جو اراکین کے قریب رہتا ہو۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا گروپوں کے نمبر بھی ہونے چاہئیں۔ اور جب کسی گروپ کو کام کرنے کے لئے کہا جائے۔ تو اس طرح حکم دیا جائے کہ گروپ نمبر فلاں کام کرے۔ گروپ لیڈروں میں سے اکثر دھیمی آواز سے بولے تو حضور نے انہیں ہدائت کی کہ بلند آواز سے بولو۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ گروپ جب کھڑا ہو تو دو دو یا تین تین اراکین قطار در قطار کھڑے ہونے چاہئیں۔ اور ممبران احزاب کو ہمیشہ گروپ لیڈر کی آواز کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ خواہ اس وقت اس سے بھی کوئی بڑا افسر موجود ہو۔ حضور نے غیر حاضروں کے متعلق فرمایا کہ ان سے باز پرس کرنی چاہیئے۔ نیز فرمایا کہ لوگوں کو ایسی عادت ڈالنی چاہیئے کہ کوئی خادم اپنی ڈیوٹی سے بغیر رخصت لئے غیر حاضر نہ ہو۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا۔ بعض لوگ یہ سمجھ کر کہ چونکہ وہ بیمار ہیں یا انہیں کوئی کام درپیش ہے خود ہی چھٹی کر لیتے ہیں۔ اور اپنے عہدہ داروں سے رخصت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ گویا وہ اپنی بیماری یا کام کا عذر رکھ کر خود ہی چھٹی کا بھی فیصلہ کر لیتے ہیں۔ یہ روح نہائت خطرناک ہے جسے سختی سے کچلنا چاہیئے۔ میرے نزدیک اگر کوئی شخص سال بھر میں ایک دن بھی کام نہیں کرتا مگر اس کو یہ عادت ہو گئی ہے۔ کہ وہ بغیر رخصت حاصل کئے غیر حاضر نہیں ہوتا۔ تو وہ اس شخص سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ جو سو میں سے ۹۸ دن کام کرتا ہے۔ مگر دو دن رخصت حاصل کئے بغیر غیر حاضر ہو جاتا ہے۔

تمام حلقہ ہائے قادیان کی مجالس کا معائنہ ختم کرنے کے بعد حضور سٹیج پر تشریف لائے اور تقریر کی۔ جس میں فرمایا میری غرض اس جلسہ میں شامل ہونے سے یہ تھی۔ کہ میں دیکھوں خدام الاحمدیہ کو کس طرح تنظیم کا کام سکھایا گیا ہے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ تنظیم کے کام کی طرف سے عہدہ داران خدام الاحمدیہ کو کلی طور پر غفلت ہے۔ حالانکہ کوئی خدمت صحیح طور پر نہیں ہو سکتی۔ اور کامیاب طور پر نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ تنظیم کے ماتحت کام کرنے کے عادی نہ ہوں۔ خدام الاحمدیہ کی غرض یہ ہے۔ کہ علمی طور پر بھی جماعت کے تمام افراد کو سلسلہ اور اسلام کے مسائل سے واقف کریں۔ اور عملی طور پر بھی جماعت کے ہر فرد کے اندر یہ احساس پیدا کریں۔ کہ وہ ضرورت کے موقعہ پر بلا دریغ اور بلا وقفہ خدمت کے لئے حاضر ہو جائے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ اگر خدام الاحمدیہ کے صدر اور سیکرٹری متواتر مجالس کے کاموں کو دیکھتے تو بہت سی غلطیاں جو آج نظر آئی ہیں نہ ہوتیں۔ دفتری کام سے کبھی تنظیم نہیں ہو سکتی۔ تنظیم تبھی ہوتی ہے جب افسر شامل ہوں۔ اور وہ اپنے سامنے کام کرائیں۔ تا انہیں پتہ لگے۔ کہ کام میں کیا کیا نقائص ہیں۔ اور انہیں کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ بالعموم گروپ لیڈر چھوٹی عمر کے ہیں۔ میں اس کی حکمت کو نہیں سمجھ سکا۔ استثنائی حالات کے علاوہ شریعت نے اس قسم کے انتخاب میں پہلے تقوے پھر علم اور پھر عمر والے کو فضیلت دی ہے۔ اس لئے گروپ لیڈر اسلامی اصول کے مطابق ایسوں کو ہی بنانا چاہیئے۔ جو زیادہ تقوے والے ہوں۔ یا زیادہ علم رکھنے والے ہوں یا بڑی عمر والے ہوں۔ مگر آج ستر فیصدی گروپ لیڈر مجھے بچے دکھائی دیئے ہیں۔ حضور نے فرمایا آئندہ وسیع میدان میں اس قسم کا اجتماع ہو گا۔ اور ہر گروپ الگ الگ اپنے گروپ لیڈر کے ساتھ کھڑا ہو گا اس لئے جو لوگ زیادہ تقوے اور علم رکھنے والے ہیں انہیں آگے آنا چاہیئے۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا۔ کہ وہ اچھے کارکن نہیں ہیں۔ اور کم عمر نوجوان ان سے بہتر رنگ میں کام کرنے کے اہل ہیں۔ آخر میں حضور نے فرمایا اگر ان ہدایات پر عمل کیا گیا تو کسی اگلے اجتماع کے موقعہ پر میں بتاؤں گا کہ کس رنگ میں خدام الاحمدیہ اور اطفال سے کام لیا جا سکتا ہے۔

حضور کی یہ تقریر ۱۱½ بجے ختم ہوئی۔ آخر میں حضور نے دعا فرمائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین نجات کی جڑ ہے

"گناہ اور فسق و فجور کا علاج اور چارہ بجز اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ خدا کا جمال اور جلال یقینی طور پر انسان پر مکشوف ہو۔ وجہ یہ کہ تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ یا تو سچی محبت گناہ اور مخالفت سے روکتی ہے۔ یا سچی ہیبت نافرمانیوں سے باز رکھتی ہے۔ اور سچی محبت میں بھی ایک خوف ہوتا ہے۔ اور وہ یہی کہ یار مہربان سے تعلق نہ ٹوٹ جائے۔ اور جب یہ سچی محبت اور سچی ہیبت کی کیفیت یقینی طور پر وارد ہو۔ اور یا وہ شخص کہ جو کامل طور پر اس شخص کا شناسندہ اور محبت کنندہ اور اس کا بیاثر ہو۔ وہ بلاشبہ گناہ سے روک لیا جاتا ہے۔ اور دوسرے لوگ دنیا میں جس قدر ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی گناہ کی زہر سے خالی نہیں۔ ہاں مکاری سے بہت لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم بے گناہ ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں کوئی ناپاکی نہیں۔ مگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور خدا اور مخلوق کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ گناہ سے پاک ہونا بجز اس کے ممکن ہی نہیں کہ ہیبت اللہ کی موت یقین کی تیز شعاعوں کی وجہ سے انسان کے دل پر وارد ہو جائے۔ اور سچی محبت اور سچی ہیبت دل میں بس جائے۔ اور دل خدا کے جمال اور جلال سے رنگین ہو جائے۔ اور یہ دونوں کیفیتیں کبھی اور ہرگز دل میں آ ہی نہیں سکتیں جب تک کہ خدا کی ہستی اور اس کی ان دونوں قسم کے صفات پر یقین پیدا نہ ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ نجات کی جڑ اور نجات کا ذریعہ صرف یقین ہے"

(نزول المسیح صفحہ ۱۱۰)

ایک احمدی نوجوان کی دوسری شاندار کامیابی

یہ خبر بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ چوہدری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک انسپکٹر آف سکولز ملتان کا صاحبزادہ عزیز عبدالسلام جو پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں ۷۶۵ نمبر حاصل کر کے اول رہا تھا۔ اور اس خوشکن کامیابی پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے از راہ شفقت ایک سو روپیہ انعام عطا فرمایا تھا۔ وہ اگلے سال پنجاب یونیورسٹی کے ایف اے کے امتحان میں جو انہوں نے گورنمنٹ کالج جھنگ سے دیا اول رہے۔ اس سال اس امتحان میں ۸۳۰۰ طلبا شریک ہوئے جن میں سے ۴۷۴۸ کامیاب ہوئے۔ ان میں سے میڈیکل گروپ کے ۵۳۲ طلبا ہیں۔ اور نان میڈیکل گروپ کے ۱۰۲۴ نیز آرٹس کے ۲۳۹۱ ہیں۔ کامیاب طلبا کی اوسط فی صدی ۵۸۱ ہے جو گزشتہ سال کی نسبت کم ہے عزیز عبدالسلام نے ۶۵۰ نمبروں میں سے ۵۵۵ حاصل کئے۔ اور تمام پنجاب میں اول رہا۔

ہم اس کامیابی پر مبارکباد کہتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے مزید ترقیات کا ذریعہ بنائے۔ اور دین کی خدمت کرنے میں یہ علمی کامیابی ممد و معاون ثابت ہو۔

تقرر امیر کے متعلق اعلان

امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ چوہدری محمد شاہ نواز خان صاحب چونکہ ۱۵ لغایت ۳۰ ماہ رواں سفر پر جا رہے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس عرصہ کے لئے بابو قاسم دین صاحب نائب امیر کو ان کا قائمقام مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلےٰ)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۷-۲۸ جون ۱۹۴۴ء کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو گا۔ جس کے ہر روز دو اجلاس ہوں گے۔ پہلا اجلاس ۸ بجے صبح شروع ہوا کرے گا۔ اور دوسرا اجلاس رات کے ۹ بجے شروع ہوا کرے گا۔ ۲۶ جون کو بوقت ۵ بجے شام سیرت النبیؐ کا جلسہ ہو گا جس میں مختلف مذاہب و ملت کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دُنیا بھر کے مُسلمان کافر - یا - دُنیا بھر کے کافر مُسلمان

امیر غیر مُبایعین کے سراسر متضاد عقیدے

غیر مُبایعین کے دو متضاد عقیدے

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق غیر مبایعین کا ٹھیک ٹھیک اور معین عقیدہ معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ ہر شخص جو ذرا گہری نظر سے غیر مبایعین کے لٹریچر کا مطالعہ کرے گا۔ یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس بارے میں ان کا مسلک سراسر متضاد خیالات اور عجیب و غریب الجھنوں کا مجموعہ بنا ہوا ہے۔ اگر صرف جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے قلم سے نکلی ہوئی تحریرات ہی کو لے لیا جائے تو ایک عجیب نظارہ نظر آئے گا۔ کہ کسی لمحہ تو جناب مولوی صاحب اتنی تنگدلی کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ سوائے اپنی مختصر سی پارٹی کے دُنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو "کافر" اور "دائرہ اسلام سے خارج" قرار دینے میں تامل نہیں فرماتے۔ لیکن دُوسرے لمحے یہی مولوی صاحب یوں اپنی وسعت قلبی اور فراخدلی کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں۔ کہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ دُنیا کے ہر مذہب و ملت کے افراد کو" دائرہ اسلام کے اندر" داخل فرما دیتے ہیں:۔

اصل بات یہ ہے کہ غیر مبایعین کی پارٹی کی تشکیل ہی اس جذبہ اور خواہش کی بناء پر کی گئی تھی۔ کہ ہر عقیدے اور ہر مسلک کے افراد کی ہمدردی اور تائید حاصل کی جائے اور متضاد عقائد کا پیدا ہو جانا اس خواہش کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے۔ گو بڑی کوششوں کے باوجود عوام کی حمایت حاصل کرنے کے متعلق غیر مبایعین کا خواب پھر بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ عبرت! عبرت!!

تصویر کا پہلا رُخ

اس مسئلہ کے متعلق امیر غیر مبایعین کے متضاد خیالات ملاحظہ ہوں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں:۔

(۱) "ایسا شخص جو آپ کو (مسیح موعود) کافر یا کاذب یا دجال کہتا ہے۔ وہ تو ضرور فتویٰ حدیث کے ماتحت خود کفر کے نیچے آتا ہے۔" (ردّ تکفیر اہل قبلہ ص ۴۹)

(۲) "چونکہ حضرت مسیح موعود کو کافر کہنے والا اور کاذب کہنے والا معناً یکساں ہیں یعنی مدعی کی دونوں تکفیر کرتے ہیں۔ اس لئے دونوں اس حدیث کے ماتحت خود کفر کے نیچے آ جاتے ہیں۔" (ردّ تکفیر ص ۴۶) گویا وہ تمام "کلمہ گو" جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کرتے ہیں جناب مولوی صاحب کے نزدیک "کافر" ہیں۔ اس "فتویٰ تکفیر" کی زد میں ہندوستان کی اسلامی آبادی کا بیشتر حصہ آ جاتا ہے تاہم کچھ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر نہ کرنے کی وجہ سے ضرور اس سے باہر رہتے ہیں۔ سو جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر نہیں کی۔ مگر قبول بھی نہیں کیا۔ ان کے لئے جناب مولوی صاحب کا یہ علیحدہ اعلان موجود ہے:۔

(۳) "جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے۔ وہ کفر دونوں میں سے ایک پر پڑتا ہے یعنی کہنے والے پر ہی واپس پڑتا ہے۔" (ر۔ ص ۶) اس اعلان کی رُو سے تو دُنیا کے قریباً اکثر "مسلمان بھائی" "کافر" بن جاتے ہیں۔ کیونکہ آج مسلمانوں کے قریباً تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ تاہم بالکل ممکن تھا کہ بعض لوگ پھر بھی ایسے مل جائیں۔ جو کسی کی بھی تکفیر نہ کریں۔ اور اس طرح اس اعلان سے باہر رہنے کی گنجائش نکالیں۔ سو اس احتمال کے پیش نظر جناب مولوی صاحب کو ایک اور اعلان کرنا پڑا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ:۔

(۴) "بے شک ختم نبوت کے منکر کو میں بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (پیغام ۲۷ جنوری ۱۹۴۱ء) یہ "ختم نبوت کا منکر" کون ہیں؟ اس کے لئے مولوی صاحب کی پارٹی کے مسلمہ آرگن "پیغام صلح" کی یہ تصریح پیش نظر رہے:۔ (۱) "خاتم النبیین کے بعد نبی لانے کے مجرم جیسے کہ ہمارے قادیانی بھائی ہیں۔ ویسے ہی غیر احمدی علماء ہیں۔۔۔۔ غیر احمدی علماء خاتم النبیین کی مسند پر ایک پرانے نبی کو بٹھلاتے ہیں۔ اور ہمارے قادیانی رفیق ایک نیا نبی اس کی جگہ تجویز کرتے ہیں۔۔۔۔ کسی نئے یا پرانے نبی کے اس امت میں آنے کے عقیدہ کو منسلزم کفر سمجھتے ہیں۔" (پیغام صلح ۲۳ فروری ۱۹۳۶ء)

(۲) "عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔۔۔۔ دوبارہ آئیں گے۔ جس سے ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے۔" (ریویو نمبر ۵۔ جلد ۵)

گویا غیر مبایعین کے نزدیک تمام غیر احمدی بھی کافر اور "قادیانی" بھی کافر ٹھہرے۔ اس اعلان کے ذریعہ رہی سہی کسر بھی پوری ہو جاتی ہے۔ یعنی دُنیا کے تمام کے تمام "چالیس کروڑ" "کلمہ گو مسلمان بھائی" کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج کر دیئے گئے ہیں:۔

کلمہ گو مسلمان کہاں ہیں

مندرجہ بالا حوالوں کی موجودگی میں اب خدا کے لئے ہمیں بتایا جائے۔ کہ غیر مبایعین کے اس پراپیگنڈے کا آخر کیا مطلب اور مفہوم رہ جاتا ہے کہ "ہم ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے ہیں۔" یہ "کلمہ گو مسلمان" جن کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے اس قدر اہتمام سے اعلان پر اعلان کئے جا رہے ہیں۔ آخر دُنیا کے کس کونے میں اور کون سے گوشے میں مستور ہیں؟ اس دنیا سے بالا کسی اور عالم میں ان کی رہائش ہو۔ تو ہو ورنہ مندرجہ بالا اعلانات کی روشنی میں موجودہ دُنیا میں تو ہمیں کوئی بھی ایسے کلمہ گو بھائی نہیں ملتے۔ جنہیں غیر مبایعین یا کم از کم امیر غیر مبایعین فی الحقیقت مسلمان سمجھتے ہوں۔ اس جگہ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اور وہ یہ کہ غیر مبایعین اکثر ہمارے خلاف یہ پراپیگنڈا کیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم ایک کلمہ گو کو اس وقت تک مسلمان نہیں سمجھتے۔ جب تک کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ "قادیانی کلمہ طیبہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔" اب سوال قابل غور یہ ہے۔ کہ مندرجہ بالا تحریرات کی رُو سے کیا خود امیر غیر مبایعین "کلمہ طیبہ کو منسوخ" قرار نہیں دے رہے؟ جبکہ

(۱) مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کرنے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ کلمہ طیبہ کا اقرار کرتے ہیں:۔

(۲) مولوی صاحب تمام مسلمانوں کو جو ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ کافر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی کلمہ گو ہیں:۔

(۳) مولوی صاحب تمام مسلمانوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے کر کافر کا خطاب دے رہے ہیں حالانکہ وہ بھی سب کے سب کلمہ طیبہ کا اقرار کرنے والے ہیں۔ کیا غیر مبایعین ہمیں اجازت دیں گے کہ ہم بھی انہی کے وضع کردہ اصول کے مطابق یہ اعلان کر دیں۔ کہ "غیر مبایعین کے نزدیک کلمہ طیبہ اب منسوخ ہو گیا ہے!!"

تصویر کا دُوسرا رُخ

یہ تو تھا تصویر کا صرف ایک رُخ۔ اب ذرا دُوسرا رُخ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا اپنے متذکرہ بالا عقیدے کے بالکل اُلٹ یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ نہ صرف ہر کلمہ گو اسلام میں داخل ہے۔ بلکہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ نہ دیگر انبیاء پر ایمان لانے کی حاجت۔ بلکہ جو شخص توحید الہیٰ کا اقرار کرتا ہو وہ صرف اس اقرار سے اسلام کے دائرہ کے "اندر" داخل ہو جاتا ہے۔ غالباً پہلا عقیدہ تو ان لوگوں کے لئے تھا۔ جن کی طبیعتیں ہر بات میں اپنے لئے ایک امتیاز اور تخصیص چاہتی ہیں اور یہ دُوسرا عقیدہ ایسی طبائع کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جن کی حد سے بڑھی ہوئی "رواداری" اور "وسعت خیالی" ہر عقیدہ اور ہر مسلک کے افراد کو اپنے دامن میں لے لینا چاہتی ہے۔ چنانچہ جناب مولوی صاحب اپنے دوسرے عقیدہ کا یوں اظہار فرماتے ہیں (۱) "اسلام کی بڑی اور آخری حدبندی توحید الہیٰ ہے۔ پس جو شخص توحید الہیٰ کا قائل ہوتا ہے۔ وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے"

(۲) "جو شخص توحید الہیٰ پر ایمان لاتا ہے۔۔۔۔ بے شک وہ دائرہ اسلام کے اندر داخل ہو گیا" (پیغام صلح ۱۷ مارچ ۱۹۳۶ء) اب اس عقیدہ کی رُو سے نہ صرف وہ تمام کلمہ گو پھر سے اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں بلکہ اسلام کے دائرہ کو ناواجب طور پر اس قدر وسیع کر دیا گیا۔ کہ ہر مذہب کے افراد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر اسلامی احکام کی تحقیر کرتے ہوئے بھی اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں۔ قارئین انصاف سے دیکھیں۔ کہ یہ عقیدہ کس قدر خطرناک نتائج کا حامل ہے۔ اسلام کی عالمگیر وحدت جن اصول پر قائم ہے کیا اس عقیدہ کی رُو سے وہ پارہ پارہ نہیں ہو جاتی۔ کیا اس عقیدہ کا صریح طور پر یہ مطلب نہیں کہ سوائے دہریوں کے باقی کل دُنیا کو مسلمان تصور کر لیا جائے۔ کیونکہ حقیقت ہے کہ آج مشرک اقوام بھی عمل سے نہ سہی۔ کم از کم زبان سے ضرور توحید الہیٰ کا اقرار کر رہی ہیں۔

تثلیث پرست عیسائی اور ہزاروں دیوتاؤں کے پجاری اہل ہنود بھی آج اپنے عقائد خصوصی کی عجیب وغریب تاویلیں کرکے اپنے تئیں توحید کے علمبردار ثابت کر رہے ہیں۔ تو کیا ہم ان سب اقوام کو مسلمان سمجھ لیں۔؟ پھر اس جگہ بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اس عقیدہ کی رو سے کلمہ طیبہ کا ایک ضروری جزو محمد رسول اللہ منسوخ ہوتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اب مسلمان بننے کے لئے اس کے اقرار کی ضرورت ہی نہیں رہی کیا غیر مبایعین اپنے حضرت امیر [illegible] فتوے صادر کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ان کے نزدیک کلمہ طیبہ اب منسوخ ہوگیا ہے؟"

اپنی پوزیشن صاف کریں

اب ہم نے "امیر غیر مبایعین" کے دو بالکل آپس میں مخالف اور متضاد عقیدے سامنے رکھ دیئے۔ جن میں سے ایک عقیدے کی رو سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور دوسرے عقیدے کے ذریعے دنیا بھر کے کافروں کو مسلمان بنایا جا رہا ہے۔ اب اہل دانش خود غور کرلیں۔ کہ مسئلہ کفر واسلام کے متعلق غیر مبایعین کی پوزیشن کتنی پیچیدہ بلکہ مضحکہ خیز ہے کیا مذہب اور عقائد کے معاملہ میں اس قسم کی دورنگی کسی صورت میں بھی مستحسن سمجھی جاسکتی ہے۔ مذہب تو اس بات کا مستحق تھا کہ اس پر پوری متانت اور سنجیدگی سے غور کرکے صاف واضح اور معین راہ اختیار کی جائے۔ نہ کہ اس کو اس طرح اپنی ہوا وحرص کا غلام بنا لیا جائے غیر مبایعین کو چاہیئے۔ کہ ہم سے الجھنے سے پہلے اس مسئلے کے متعلق خود اپنی پوزیشن پر ٹھنڈے دل ودماغ سے غور کریں۔ اور اسے صاف کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں دو راہوں میں سے ایک راہ ضرور اختیار کرلینی چاہیئے (۱) یا تو مندرجہ بالا دونوں متضاد تحریروں کو آپس میں تطبیق دیں۔ اور یہ ثابت کردیں۔ کہ ان میں آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہے (۲) یا پھر اپنے "حضرت امیر" سے تصفیہ کرکے دونوں میں کوئی ایک راہ اختیار کرلیں اور دوسری راہ کو منسوخ کرنے کا اعلان کردیں۔ اس صورت میں بیشک انکی پوزیشن صاف ہوجائے گی۔ ورنہ موجودہ صورت۔ تو غیر مبایعین کے دیگر عقائد کے متعلق بھی دلوں میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کرنیکا موجب ہوگی

مسلمان بادشاہ اور سکھ گورو صاحبان

(۳)

حضرت بابا نانک اور مسلم حکام

سکھ حضرت بابا نانک کو اپنا پہلا گورو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم مسلمان بھی حضرت بابا نانک سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کو ولی اللہ اور سچا مسلمان یقین کرتے ہیں۔ آپ کی ساری زندگی نہایت پاکیزگی اور مخلوق خدا کی ہمدردی میں گزری۔ آپ کے مسلمانوں سے بہت گہرے اور دوستانہ تعلقات تھے۔ بچپن سے آپ کو مسلمان صوفیا کی مجلسوں میں شامل ہوکر تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب کنگھم کی تاریخ کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

"میر سید حسن نے جو اس علاقہ میں اولیا کراماتی صلح کل اور بے لاگ پیر تسلیم کیا جاتا تھا۔ مہتہ کالو کے گھر کے پاس رہتا تھا۔ وہ باباجی سے سی حرفی سنکر بہت حیران ہوا۔ اور اس دن سے وہ باباجی سے بہت محبت کرنے لگا۔ (رائے بولار بھی پہلے اس کا مرید تھا) اس نے اپنا سارا علم دینی اور دنیوی بابا نانک کو پڑھایا۔ اور بڑے بڑے بھیت راہ حق کے بتائے۔"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۵۵)

اس تعلیم کا یہ اثر ہوا کہ آپ کا تمام کلام روحانیت سے لبریز ہے۔ قرآن شریف اور احادیث کے مطابق ہے۔ سکھ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ باباجی کو مسلمانوں سے تعلقات قائم کرنے میں لذت محسوس ہوتی تھی۔ (اخبار روحی امرتسر مورخہ جنوری ۱۹۳۶ء)

اور آپکی زندگی کا بیشتر حصہ اسلامی ممالک میں گذرا (گورو گرنتھ اور پنتھ مصنفہ گیانی شیر سنگھ صاحب) اور ان ممالک میں آج تک آپ کی یادگاریں بھی قائم ہیں (تواریخ گورو خالصہ)

حضرت بابا نانک اور رائے بولار

حضرت بابا نانک صاحب کا جنم استھان رائے بھوئے کی تلونڈی جس کو آج کل ننکانہ صاحب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک مسلمان جاگیردار کے ماتحت تھا۔ جس کا نام سکھ مورخین نے رائے بولار لکھا ہے۔ جیسا کہ گیانی ٹھاکر سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "اس وقت رائے بولار نام کا بھی خدا کی بندگی کرنے والا ایک اچھا مسلمان اس بار کے علاقہ کا حاکم تھا۔ اور اس کے علاقہ کا انتظام مہتہ کالوجی کرتے تھے۔"

(گورودوارے درشن صفحہ ۸)

حضرت بابا نانک صاحب کے والد ماجد بھائی کالوجی رائے بولار کے پاس ملازم تھے۔ اور پٹواری کے عہدہ پر کام کرتے تھے سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ جب باباجی کو ان کے والد صاحب نے کچھ رقم تجارت کرنے کے لئے دی۔ اور باباجی نے ان روپوں سے کوئی کام کرنے کی بجائے غربا کو کھانا کھلا دیا۔ جب آپ واپس گھر آئے تو آپ کے والد صاحب یہ معلوم کرکے کہ رقم غربا پر خرچ کردی ہے بہت ناراض ہوئے اور کچھ مارپیٹ بھی کی۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں "جب یہ خبر رائے بولار نے سنی۔ تو مہتہ کالوجی کو بلا کر بہت ڈانٹا۔ اور کہا کہ جب میں نے آپ کو یہ حکم دے دیا ہوا ہے۔ کہ جو کچھ نانک خرچ کرے۔ وہ آپ میرے خزانہ سے وصول کرلیا کریں۔ لیکن اس کو کچھ نہ کہیں۔ پھر آپ نانک پر ناراض کیوں ہوئے ہیں۔ میں مجبور ہوں۔ کہ آپ نانک کے والد ہیں۔ ورنہ میں ابھی آپکو سزا دیتا۔" (تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۶۴-۶۵)

جنم ساکھی میں اس واقعہ کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے "بھائی بالا نے رائے بولار کو تمام ماجرا سنا دیا۔ رائے بولار نے کالو کو کہا۔ کہ میں نے آج تک آپکو کبھی بھی برا نہیں کہا۔ لیکن آج کہتا ہوں آپ بیس روپوں کے واسطے اتنے ناراض کیوں ہوئے۔ اے امیدہ (حمیدہ) اندر جا اور میری بیوی سے ۲۰ روپے لاکر کالو کو دے دے۔ میں مجبور ہوں کہ یہ میرے گھر کا پکا ہوا کھائیگا نہیں۔ ورنہ میں گورو نانک جی کو اپنے پاس ہی رکھ لیتا۔ اور تیرے گھر جانے ہی نہ دیتا۔"

(جنم ساکھی خورد مطبوعہ مفید عام پریس لاہور صفحہ ۲۱)

اس واقعہ کے بعد بھی باباجی کے والد صاحب آپکی بعض حرکات پر ناراضگی کا اظہار کرتے رہے آخر رائے بولار نے ایک دن مہتہ کالو صاحب کو یہ مشورہ دیا کہ اسکو سلطان پور ہمشیرہ کے پاس بھیجدیا جائے۔ یہاں پر آپ بھی اس سے ناراض رہتے۔ اور یہ بھی رنجیدہ خاطر رہتا ہے وہاں پر یہ کسی کام میں لگ جائے گا۔ کالو نے اس بات کو منظور کرلیا۔ رائے بولار نے ایک چٹھی لالہ جیرام صاحب کو جو باباجی کی ہمشیرہ بی بی نانکی کے خاوند تھے لکھی کہ

"گورو نانک جی کو آپ کے پاس روانہ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں اس کا باپ سخت سست کہتا رہتا ہے۔ اور یہ با خدا متوکل حق پر ہے۔ امید ہے کہ آپ کے پاس خوش رہیگا اور آپ اس کی خوشنودی میں سعادت دارین تصور فرمائیں گے۔ یہ اگرچہ بظاہر تمہارا سالا ہے۔ لیکن فی الحقیقت اس کا رتبہ ہم سب سے اعلیٰ ہے۔ میں اس کو اپنے پاس رکھتا۔ اگر عوام الناس میں ہندو اور مسلمان کی امتیاز نہ ہوتی۔ جس قدر آپ نانک جی کو خلق ومحبت سے رکھیں گے مجھ کو ممنون احسان بنائیں گے"

(سوانح عمری گورو نانک دیوجی مہاراج مصنفہ دیارام صاحب عاکف صفحہ ۱۹)

ان حوالہ جات سے یہ بات بالکل نمایاں ہے کہ رائے بولار کو حضرت بابا نانک صاحب کا خیال ان کے والد صاحب سے بڑھ کر تھا وہ چاہتا تھا کہ باباجی کو اپنے پاس ہی رکھ لے۔ لیکن لوگوں میں ہندو مسلمان کا خیال ہونے کے باعث وہ مجبور تھا۔ ایسے حوالہ جات کی موجودگی میں مسلمان حکمرانوں کو کوسنا کہاں تک درست ہوسکتا ہے۔ اس کا اندازہ ناظرین خود ہی لگالیں۔ کیونکہ رائے بولار بھی اپنے علاقہ کا مالک اور حکمران تھا

آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں ایک اعتراض کیا ہے جو انکے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ "ہاں نانک جی بڑے دولتمند اور رئیس بھی نہیں تھے .... نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے رتھ سونے چاندی رموتی پنہ وغیرہ (تھے) اور جواہرات مرصع سامان اور بیش بہا جواہرات کا تو حساب نہیں۔ ایسا لکھا ہے بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہیں"۔ (ستیارتھ پرکاش سمولاس دفعہ ۹۸)

مگر یہ اعتراض سکھ تاریخ سے ناواقفی کے نتیجہ میں پیدا ہؤا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت باوا نانک صاحب کسی رئیس خاندان میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور بہت ممکن ہے کہ اگر کسی دولت مند خاندان سے ان کا تعلق ہوتا تو ان کی موجودہ پوزیشن نہ ہوتی۔ کیونکہ دولت کے متعلق حضرت باوا نانک صاحب کا مندرجہ ذیل ارشاد ہے۔

اِس زَرکارَن گھنّی وِگُتّی اِن زر گھنّی کھوائی
پاپاں باجھوں ہووے ناہی مویاں ساتھ نہ جائی
(آسا محلہ ا صفحہ ۴۱۷)

یعنی اس دولت کے حاصل کرنے میں بہت خرابی ہوتی ہے۔ بغیر غریبوں کا خون چوسے یہ جمع نہیں ہوتی۔ اور مرنے پر کسی کے ساتھ نہیں جاتی۔ اس کے ساتھ ہی سرمایہ دار کے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:-

مایا دھاری ات اندھا بولا
شبد نہ سنئی بہہ رول گھچولا

یعنی دولت مند اندھے اور بہرے ہوتے ہیں نہ ان پر غریبوں کی چیخ و پکار کا ہی کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ ان کی تکالیف ہی ان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پس حضرت باوا نانک صاحب رئیس نہ تھے۔ لیکن ان کی برات پر جو ساز و سامان سکھ مؤرخین نے بیان کیا ہے۔ وہ بھی صحیح ہے۔ اور وہ سامان جہاں سے آیا تھا اس کا پتہ بھی انہوں نے دے دیا ہے۔ یعنی وہ سارا سامان حضرت باوا نانک سے محبت رکھنے والے مسلمان رؤسا اور جاگیرداروں کا تھا چنانچہ بھائی ویر سنگھ جی تحریر فرماتے ہیں:-

"صادق راجے (رائے بولار) نے اپنے پیارے ست گورو نانک کی شادی کے موقعہ پر اپنے تمام ساز و سامان بابا کالوجی کو حاضر کر دیئے تھے۔ جو اس ستارویں چھند سے ظاہر ہیں۔ ابھی تو برات نے سلطانپور جانا ہے جہاں پر نواب دولت خاں لودھی نے اپنے سامان محبت کے لئے پیش کرنے ہیں...."

اعتراض کرنے والے نے اس پر غور نہیں کیا کہ گیانی جی (بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب) سامان کا پتہ خود ہی دے رہے ہیں۔
(نانک پرکاش سٹیک بھائی ویر سنگھ امرتسر صفحہ ۲۹۶)

بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب نے حضرت باوا نانک صاحب کی شادی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جب بابا کالوجی نے رائے بولار صاحب کو جا کر خبر دی۔ کہ آپ کے خادم نانک کی شادی ہو رہی ہے۔ تو وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کالوجی سے کہا:-

جاؤ اے ہماری دِش تے کرتا بند کی نانک جند اکاری
حاصل ہوئے مراد تمہاری خدائے کرے سب کار سواری
شو منا کھوٹے ادارتا دھار کرو آپ بیاہ سو کوت کاری
موہ نکت نے چاہ سو لیو ہو ہیں سو کارنہ او دھن بھاری
لینے نہ گھم بھوگھن سجت سند رزین جیسے چھپ چھپائی
سیدن اوسکے ٹشو بہ ساجکے تمبو قنات لئے سمو وائی
کالو نہ لیوت ہے دھن ہاتھ میں بھوپت دیت بھیو بہ آئی
بندن کو کر ہوئے بدا نج دھام گیو من میں ہر کھائی
(نانک پرکاش پوربارد ادھیائے ۲۱)

یعنی رائے بولار نے کہا۔ کہ ابھی جاؤ۔ اور ہماری طرف سے نانک کی خدمت میں عرض کرو۔ کہ اللہ تمہاری تمام مرادیں پوری کرے۔ اور تمام کام عمدگی سے انجام پاوے۔ اب تم کنجوسی سے کام نہ لینا۔ بلکہ خوشی خوشی خرچ کرو۔ جس چیز کی ضرورت ہو ہم سے لے لو۔ میرے پاس سے رتھیں۔ پالکیاں اور روپیہ آپ کو مل جائیگا۔ گھوڑے بمعہ زیورات کے اور خوبصورت زینوں سے سجے ہوئے آپ کو مل جائیں گے اور تمبو قناتیں معہ گدوں اور رضائیوں کے لے سکتے ہو۔ کالو نے انکار کیا۔ لیکن رائے بولار نے یہ سارا سامان زبردستی دے دیا۔ کالوجی سلام کر کے خوشی خوشی اپنے گھر چلے گئے

اس کے علاوہ رائے بولار کی طرف سے اور بھی بہت سی جاگیریں پیش کی گئیں۔ جو آج تک ننکانہ صاحب کے مختلف گوردواروں کے ساتھ چلی آ رہی ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے:- "ننکانہ صاحب ساری ہی گوردوارے کی ملکیت ہے۔ رائے بولار نے تمام رقبہ بابا نانک جی کی خدمت میں پیش کر دیا تھا" (گوردھام دیدار صفحہ ۱۲۶)

گوردوارہ بال لیلا کے متعلق ہے "۱۲۰ مربع زمین اور ۱۳ روپے سالانہ جاگیر رائے بولار کی طرف سے ہے" (گوردھام دیدار صفحہ ۱۲۷)

گوردوارہ مال جی صاحب کے متعلق ہے "۱۹۰ مربع زمین اور ۵۰ روپے سالانہ جاگیر رائے بولار کے وقت سے ہے" (گوردھام دیدار صفحہ ۱۲۸)

گوردوارہ کیارہ صاحب کے متعلق ہے "۴۵ مربع زمین رائے بولار کے وقت سے ہے"
(گوردھام دیدار صفحہ ۱۲۸)

حضرت باوا نانک صاحب نے جب فقیرانہ زندگی اختیار کر لی۔ اور اپنا گاؤں چھوڑ دیا۔ تو رائے بولار نے بہت کوشش کی۔ کہ کسی نہ کسی طرح آپ تلونڈی میں رہنے کے لئے رضامند ہو جائیں بلکہ اس نے یہانتک کہہ دیا کہ:- "میری خواہش ہے کہ آپ اسی جگہ رہیں۔ فقیروں کی ملاقات عاجزوں بیکسوں کو خیرات کرنے کا اشتیاق آپ کو بہت ہے۔ تین چاہات کی اراضی اس کام کے لئے بنام آپ کے وقف کر دیتا ہوں۔ اس کی آمدنی سے سدا برت اور لنگر عام جاری کر دیں۔ اور میرے پاس بیٹھے ہوئے آنند سے یاد الٰہی میں وقت بسر کیجئے" (سوانح عمری گورو نانک مصنفہ دیا رام عاقف صفحہ ۳۴)

ایک دفعہ حضرت باوا نانک صاحب رائے بولار کو ملنے کے لئے آئے۔ اور کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی "بوقت روانگی زبان مبارک سے نکلا۔ کہ اشنان کیلئے یہاں کوئی تالاب نہیں ہے رائے بولار نے ایک تالاب بنوا دیا۔ اور اس کا نام نانک سر رکھا"
(سوانح عمری گورو نانک دیا رام عاقف صفحہ ۴۴)

رائے بولار کے حسن سلوک کی اور بھی بہت سی مثالیں سکھ لٹریچر میں موجود ہیں۔ جن سے یہ بات بالکل نمایاں طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ کہ وہ حضرت باوا نانک صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اور باباجی کی وجہ سے ان کو کالوجی کے سارے خاندان سے انس تھا۔ حضرت باوا نانک صاحب کی ہمشیرہ بی بی نانکی جی کی شادی میں رائے بولار نے اسی طرح دلچسپی سے حصہ لیا جس طرح کہ ایک باپ اپنی پیاری بیٹی کی شادی میں حصہ لیا کرتا ہے۔ سکھ تاریخ سے یہ بات بھی واضح ہے کہ حضرت باوا نانک صاحب اور ان کے والدین رائے بولار کی بھی عزت کرتے تھے چنانچہ ایک واقعہ سکھ لٹریچر میں مرقوم ہے کہ ایک دفعہ حضرت باوا نانک صاحب اپنے گاؤں تشریف لائے۔ لیکن باہر ہی ڈیرہ لگا دیا۔ آپ کے والد صاحب اور چچا صاحب نے بہت کوشش کی کہ آپ گھر چلیں۔ لیکن آپ تیار نہ ہوئے۔ آخر انہوں نے یہ مشورہ کیا کہ اس کو کسی طرح رائے بولار کے پاس لے چلیں جیسا کہ مرقوم ہے۔ کالو نے کہا کہ یہ ہمارے ساتھ گھر نہیں جائیگا۔ ایکدفعہ اسکو رائے بولار کے پاس لے چلو۔ اسپر انہوں نے نانک سے کہا کہ آؤ رائے بولار کے پاس چلیں باباجی نے کہا بہت اچھا جب وہ رائے بولار کے پاس پہنچے تو اسوقت وہ چارپائی پر بیٹھا ہؤا تھا جب اس نے باباجی کو آتے دیکھا۔ تو ملاقات کے لئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن باباجی نے اسکو روک دیا۔ اور اس کے پاؤں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ رائے بولار نے کہا کہ آپ نے یہ اچھا نہیں کیا۔ میں نے آپ کو آپ کی قدم بوسی کے لئے بلایا تھا۔ آپ نے یہ کیا کیا۔ گورو صاحب نے جواب دیا۔ کہ رائے جی آپ ہمارے بزرگ ہیں اور ہم آپ کے بچے ہیں۔
(جنم ساکھی خورد مطبوعہ مفید عام پریس لاہور صفحہ ۵۱)

یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس طرح رائے بولار باباجی کو ان کے والد صاحب سے بڑھ کر پیار کرتا تھا۔ اسی طرح باباجی بھی اس کا احترام اپنے والدین سے بڑھ کر کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ باباجی اپنے گھر جانے کیلئے تو تیار نہ ہوئے۔ لیکن رائے بولار کے پاس آنے سے انہیں کوئی حجاب نہ ہؤا۔

گیانی گیان سنگھ صاحب نے اس واقعہ کا اس طرح ذکر کیا ہے "بھائی لالوجی نے کہا کہ اچھا رائے بولار کے پاس تو چلیے۔ انکو آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے باباجی اپنے تمام رشتہ داروں کے ساتھ رائے کے گھر گئے۔ اس وقت رائے صاحب چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے جب وہ اٹھنے لگے تو باباجی نے (آگے بڑھ کر) انکو روک دیا اور بٹھا دیا۔ اس نے باباجی کو دوسری چارپائی پر بٹھا کر بہت پیار کیا۔ اور عاجزانہ طور پر درخواست کی کہ معاف فرمائیے کہ میں نے آپ کو بلا کر تکلیف دی ہے۔ باباجی کی ملاقات سے اس کو بہت خوشی ہوئی۔ اس نے اپنے نوکر امیدہ کو بھیج کر زرمے برہمن کو بلوایا۔ اور کہا۔ کہ بہت عمدہ کھانا تیار کر کے باباجی کو کھلاؤ رائے جی نے باباجی سے دریافت کیا۔ کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو بکرہ ذبح کیا جائے۔ تو باباجی نے کہا۔ یہاں فرمائش کی جگہ نہیں۔ جو آپکی مرضی ہو سو بناؤ ہم تو جو خدا بھیجتا ہے کھا لیتے ہیں...... ماتا ترپتا جی نے گھونگھٹ اٹھا کر رائے کے قدموں پر سر رکھ دیا اور کہا کہ آپ نانک کو کہیں کہ وہ یہیں رہ جائے رائے نے بہت عاجزانہ طور پر کہا۔ کہ پتا جی آپ یہاں پر گزارہ کرو۔ میں نوکر رکھ دیتا ہوں۔ آپ ان سے کھیتی کروائیں۔ آپ سے لگان نہیں لیا جائیگا۔
(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۸۲)

لالہ دیا رام صاحب نے بھی اس ملاقات کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے "گورو صاحب رائے بولار کے پاس آئے۔ وہ چارپائی سے اٹھنے کو تھا۔ کہ آپ نے تھام لیا۔ اور فرمایا رائے جی آپ ہمارے بزرگ ہیں۔ تکلیف نہ اٹھائیے۔ اس نے بڑی محبت اور صدق ارادہ سے گورو صاحب کو اپنی مسند پر بٹھایا" (سوانح عمری گورو نانک صفحہ ۴۶)

یہ تمام حوالہ جات اس بات کی بین دلیل ہیں

فہرست عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

کراچی

پریذیڈنٹ چوہدری فضل احمد صاحب

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار

جنرل سکرٹری - مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے
سکرٹری تعلیم وتربیت مولوی عبد القادر صاحب ایم اے
" تبلیغ حکیم خلیل احمد صاحب
" تالیف وتصنیف " " "
" مال سید وزارت حسین صاحب
" امور عامہ چوہدری عبد اللہ خانصاحب
" امور خارجہ " " "
" ضیافت سید عبد الغفار صاحب
" وصایا سید غلام مصطفٰی صاحب
آڈیٹر مولوی علی بن عبد القادر صاحب

دارالسلام (ٹانگانیکا)

پریذیڈنٹ عبد الکریم صاحب بٹ
جنرل سکرٹری سید محمد سرور شاہ صاحب
فنانشل سکرٹری فضل کریم صاحب نون
سکرٹری تبلیغ عبد الرحیم صاحب بٹ

گولیکی (گجرات)

امین پیر محمد عبد اللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ چوہدری سردار خانصاحب
" ضیافت " علی محمد صاحب
" دعوت وتبلیغ پیر بشیر احمد صاحب

حلقہ مسجد فضل قادیان

(تبدیلی)

سکرٹری وصایا حکیم عبد الرحیم صاحب

اٹھوال

سکرٹری تعلیم وتربیت میاں اللہ بخش صاحب
" امور عامہ چوہدری کریم بخش صاحب
" دعوت وتبلیغ " حسین بخش صاحب

شاہ پور

وائس پریذیڈنٹ شیخ محمد لطیف صاحب

موگا (فیروز پور)

پریذیڈنٹ شیخ رحیم بخش صاحب
سکرٹری تعلیم وتربیت مولوی لعل محمد صاحب

ایمن آباد (گوجرانوالہ)

پریذیڈنٹ ملک عبد اللہ خان صاحب
حکیم پنشنر تھانیدار
جنرل سکرٹری - شیخ محمد امین صاحب

سکرٹری مال چوہدری محمد نذیر خانصاحب
" تعلیم وتربیت - ملک عبد اللہ خانصاحب حکیم
" تبلیغ ملک مبارک احمد خان صاحب
" امور عامہ شیخ محمد امین صاحب
محاسب میاں عبد الحق صاحب
نائب سکرٹری تبلیغ " "

مباہدی ڈوگراں (سیالکوٹ)

امام الصلوٰۃ مولوی محمد علی صاحب
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
پریذیڈنٹ چوہدری عنایت اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ " سردار علی صاحب
" مال " رحیم بخش صاحب
" تعلیم وتربیت " علی محمد صاحب
" امور عامہ " کریم بخش صاحب
مؤذن " برکت علی صاحب

پنڈی گھیب (اٹک)

سکرٹری مال میاں اللہ بخش صاحب
پریذیڈنٹ چوہدری عزیز الدین احمد صاحب

عارف والا

پریذیڈنٹ ملک نصیر احمد خانصاحب
امین " "
سکرٹری مال ماسٹر چراغدین صاحب
محاسب " "

فتح پور (گجرات)

امین میاں سراج الدین صاحب

جیل پور

پریذیڈنٹ وامین بابو غلام مصطفٰے صاحب
سکرٹری تبلیغ بابو نواب الدین صاحب
محاسب وسکرٹری مال " غلام احمد صاحب
آڈیٹر بابو محمد حسین صاحب

پیر کوٹ (گوجرانوالہ)

پریذیڈنٹ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری مال مولوی محمد عبد اللہ صاحب
" تبلیغ " " " "
" تعلیم وتربیت میاں نواب الدین صاحب
امام الصلوٰۃ مولوی عبد الرحمٰن صاحب
معاون امام الصلوٰۃ میاں پیر محمد صاحب
محصل ملک محمد شریف صاحب بھائی محمد عبد اللہ صاحب
امین میاں پیر محمد صاحب
محاسب ملک عطاء اللہ صاحب پیر کوٹ

قصور

سکرٹری تعلیم وتربیت مرزا محمد صدیق صاحب

بھینی بانگر

سکرٹری تعلیم وتربیت حکیم ناظر حسین صاحب سیالکوٹی

اٹھوال

سکرٹری تعلیم وتربیت میاں اللہ بخش صاحب

بٹالہ

سکرٹری تعلیم وتربیت بابو محمد افضل خانصاحب
درس کنندہ " " "
سکرٹری امور عامہ شیخ ارشد علی صاحب وکیل
آڈیٹر چوہدری عبد الرشید خانصاحب
سکرٹری تبلیغ میاں سعد محمد صاحب پاندا
امام الصلوٰۃ حلقہ بیرون منشی محمد عبد اللہ صاحب

راٹھ (ہمیر پور)

پریذیڈنٹ حاجی عبد الواحد صاحب
سکرٹری تبلیغ نثار احمد صاحب
" تعلیم وتربیت ماسٹر نذیر محمد خانصاحب
" مال اسرار احمد خان صاحب
" وصایا " "

(ناظر اعلیٰ)

زمیندار جماعتیں سال ہشتم کا چندہ ۳۰ ر جون تک ادا فرماویں

بفضل خدا بالعموم زمینداروں کی فصل جون میں نکل آتی ہے - اور اکثر زمیندار اصحاب کا وعدہ بھی اسی فصل کا ہوتا ہے - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین سے یہ چاہا - کہ وہ ۳۱ ر مارچ اور ۳۱ رمئی تک ادا کرکے سابقون کی پہلی فہرست میں شامل ہوں -

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اکثر افراد اور بہت سی جماعتوں نے اپنے وعدے پورے کرنے کی طرف خاص توجہ کی - بلکہ زمیندار جماعتوں نے بھی ۳۱ رمئی تک ادا کرنے کی کوشش کی - کیونکہ مئی میں زمینداروں کی بھی فصل نکل آتی ہے - چنانچہ بہلول پور ضلع سیالکوٹ کی جماعت کا وعدہ سال ہشتم ۱۸۴ روپیہ تھا چوہدری عنایت اللہ صاحب سکرٹری مال نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد ۳۱ رمئی کو یاد رکھا - اور آپ نے اپنی جماعت کے تمام احباب کا چندہ ۳۱ رمئی کو ایک خاص آدمی کے ذریعہ مرکز میں ارسال فرمایا - جزاکم اللہ احسن الجزاء -

زمیندار جماعتوں کو یاد ہوگا - کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا - کہ :-

"زمیندار احباب کے لئے جون کے آخر تک مدت مقرر ہے"

پس اب زمیندار جماعتیں اور افراد جو ادا نہیں کر سکے ۳۰ ر جون تک ادا کرنے کی انتہائی کوشش کریں - اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے - آمین

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

ڈسٹرکٹ خدام الاحمدیہ کانفرنس ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۷ و ۲۸ احسان ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۷ و ۲۸ جون ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس موقعہ پر مورخہ ۲۸ احسان بروز اتوار بوقت صبح ڈسٹرکٹ خدام الاحمدیہ کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کر رہی ہے۔ اس کانفرنس میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی انشاء اللہ شریک ہونگے ضلع سیالکوٹ کی تمام مجالس اور جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اس کانفرنس میں اپنے نمائندگان بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار خلیل احمد جنرل سکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بغیر صندوق کوئی نعش نہیں لانی چاہیئے

بعض احباب ایک موصی کی نعش کو بغیر صندوق قادیان لے آتے ہیں اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرر کردہ قواعد کے خلاف ہے۔ اور اس وجہ سے اگر فوری دفن نہ کیا جائے۔ تو میت کے خراب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور اگر دفن کیا جائے۔ تو دوسرے احباب کو تکلیف ہوتی ہے چنانچہ حال ہی میں ایک نعش رات کو باہر سے آئی۔ اور وہ بغیر صندوق کے تھی۔ اب اگر فوری طور پر دفن نہ کیا جائے۔ تو گرمی کی وجہ سے نعش کے خراب ہو جانے کا ڈر تھا۔ اس لئے اسی وقت دفن کرنیکا انتظام کیا گیا۔ تو ڈیڑھ بجے دفن کر کے فارغ ہوئے۔ جس کی وجہ سے ورثاء کے علاوہ دوسرے احباب کو جو جنازے کے ساتھ تھے تکلیف ہوئی۔ اور ایک بجے بلکہ دو بجے تک ان کو جاگنا پڑا۔ اس لئے آئندہ اگر کوئی جنازہ بغیر صندوق کے لایا گیا۔ تو اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے نعش کو امانتاً دفن کر دیا جائیگا۔ پھر احباب کو شکایت نہ ہو۔ خلاف ورزی لوگ خود کرتے ہیں پھر شکایت کارکنان کی کرتے ہیں۔ آئندہ وہ خود ذمہ دار ہونگے۔ کوئی میت بغیر صندوق کے نہ لائی جاوے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے امسال چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ۲۴۰۰۰/- روپے رقم مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن گذشتہ ۶ ہفتہ میں وصولی صرف ۵۶۹/- روپے ہوئی ہے۔ جو کہ بجٹ کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ لہذا تمام عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے ہی اس چندہ کی فراہمی شروع کر دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت زور دینے کی ضرورت نہ پڑے (ناظر بیت المال)

احباب سے ایک ضروری درخواست

الفضل مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ جون میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن میں سے بعض کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اور بعض کا ۲۰ جولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو خود بخود چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ہم تمام احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ جون تک چندہ ارسال فرمادیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ سال کا یکمشت چندہ ادا ہو جائے۔ جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیں گے۔ ان کی خدمت میں یکم جولائی کو وی۔ پی ارسال ہونگے۔

منیجر "الفضل"

خضاب دلپذیر

پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ۶/ ۸/ ۱۴/ ایک درجن کے خریدار کو بارہ درجن رعایت۔ وزن کر کے کھلا خضاب ڈیڑھ روپیہ فی اونس محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

مکمل وید حکیم ڈاکٹر بننے کیلئے

گھر بیٹھے آیورویدک۔ یونانی حکمت۔ ہومیوپیتھک وغیرہ نئے آسان شرائط پر امتحان دیکر سندات ڈپلومے حاصل کرنیکے تو اعد مفت طلب کریں۔

نیجر انڈین میڈیکل کالج انبالہ شہر Ambala City

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

پی سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ دوم مقام پاک پٹن ضلع منٹگمری

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۵۴ ۱۹۴۲ء

دشنداس بالغ۔ کنارن لعل نابالغ بر فاقت دشنداس مدعی برادر حقیقی خود پسران موہنا رام اقوام ڈوڈہ اروڑہ ساکنان چمن شاہ تحصیل پاک پٹن بنام نورجہانیاں وغیرہ

دعوے استقرار حق

بنام نور جہانیاں۔ نور احمد پسران قاسم علی اقوام چشتی قریشی ساکنان موضع واڑہ خورد تحصیل پاک پٹن

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان نورجہانیاں و نور احمد مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اسلئے اشتہار ہذا بنام نورجہانیاں و نور احمد مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۲۹ ماہ جون ۱۹۴۲ء کو مقام پاک پٹن حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۶/ ۵ جون ۱۹۴۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

(مہر عدالت) دستخط حاکم

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے پس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

اکسیر شباب

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے (۵)

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

اعلان

حصہ داران دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کو بموجب فیصلہ جنرل میٹنگ منعقدہ ۶/۴۲/۱۴ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن حصہ داروں نے دوسرا مطالبہ بحساب اڑہائی روپیہ فی حصہ تاحال ادا نہیں کیا۔ اور اگر ۳۱ جولائی تک اپنی بقایا رقم ادا نہ کریں گے۔ تو ان کے حصص ضبط کرلئے جائیں گے۔ اور بیرون ہند میں جو حصہ دار ہیں۔ ان کے لئے آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے۔

مینجنگ ڈائرکٹر

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

ماسکو ۲۰ رجون۔ سبسٹاپول سے جو خبریں آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن بھاری ٹینکوں اور بیشمار جرمن ڈویژنوں کی مدد سے اسے حاصل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ لیکن روسی ایک ایک گز کیلئے جانیں لڑا رہے ہیں۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ روسی ڈیفنس کو ایک جگہ سے چیر کر وہ بندرگاہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ مگر اور کسی ذریعہ سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ محور ماسکو کی ہوائی جنگ بھی گذشتہ چند دنوں سے بہت شدت اختیار کر چکی ہے۔ خارکوف کی جنگ کا بھی جرمنوں نے گویا دوسرا باب شروع کر رکھا ہے۔ جو اس وقت ایک خوفناک جنگ کی صورت اختیار کر رہا ہے اور اسے دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ جرمنوں کا ۱۹۴۲ء کا بڑا حملہ شروع ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۰ رجون۔ لیبیا کی جنگ کے متعلق آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ سولم سے مغرب کی طرف ۵ میل کا علاقہ اتحادی فوجوں کے قبضہ میں ہے۔ جرمن فوجوں نے پیشقدمی شروع تو کی تھی مگر بار دیہ پہنچنے سے قبل ہی واپس آگئیں۔ طبروق کے اردگرد محوری فوجیں مورچے بنا رہی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ کسی وقت بھی طبروق پر حملہ ہو سکتا ہے۔ طبروق کے قلعے کے اندر سے اتحادی فوجوں نے دشمن کی ۲۸ میل لمبی لائن پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ ابھی تک یہ شہر صحیح معنوں میں محصور نہیں کیونکہ اندر کی فوجیں آزادانہ طور پر باہر آجا سکتی ہیں۔ اور جرمن سپلائی لائن میں زبردست مزاحمت کر رہی ہیں۔

چنکنگ ۲۱ رجون۔ چینی فوجوں نے جزیرہ چوشان میں شنگائی پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ کیانگسی کے صوبہ پر انہوں نے چوشان کے مشرق میں بھی چند اہم مقامات دوبارہ واپس لے لئے ہیں۔ جاپانیوں نے چوایانگ اور رونگ چانگ پر نیا حملہ کیا ہے۔

دہلی ۲۰ رجون۔ مسٹر چرچل واشنگٹن پہنچ کر مسٹر روزویلٹ کے ساتھ گفت و شنید کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں ہندوستان کے سوال کو خاص اہمیت دی جائے گی۔

لنڈن ۲۰ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ نازیوں نے لاوال کو فرانس کی سرحد پر بلایا ہے اور اس سے مطالبہ کیا جائیگا کہ بحیرہ روم میں فرانس کے ۱۰ لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز جرمنی کے حوالہ کر دیئے جائیں۔

لنڈن ۲۰ رجون۔ میجر اٹیلے نائب وزیراعظم نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے آج صبح ٹیلیفون پر مسٹر چرچل سے بات چیت کی۔ وہ بہت خوش معلوم ہوتے ہیں۔

لنڈن ۲۰ رجون۔ بوہیمیا اور موراویا کے سابق وزیراعظم کو نازی حکام نے پھانسی پر لٹکا دیا ہے کیونکہ اسیر جرمنی سے غداری کرنے کا الزام تھا دو جرنیلوں اور ۷۵ دیگر باشندوں کے لئے بھی سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔

واشنگٹن ۲۰ رجون۔ امریکن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ برما کے نامعلوم مقامات پر ابھی تک چینی فوجیں جاپانیوں کے مقابل میں ڈٹی ہوئی ہیں۔ اور ہندوستان کے اہم اڈوں سے پرواز کر کے ان فوجوں کو ضروری سامان بہم پہنچاتے ہیں۔

لنڈن ۲۰ رجون۔ بعض نامہ نگاروں کی اطلاع ہے کہ سٹالین بھی عنقریب امریکہ آجائیگا اور چرچل روزویلٹ کانفرنس میں شریک ہوگا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ خود تو نہ جائے۔ مگر مولوٹوف کے ذریعہ امریکہ سے مزید امداد کیلئے اپیل کرے۔

کراچی ۲۰ رجون۔ سندھ میں مارشل لاء کے چیف ایڈمنسٹریٹر نے اعلان کیا ہے کہ صحرا کے ایک خاص علاقہ کے رہنے والے اپنے مال اسباب کو لیکر وہاں سے نکل جائیں اور ۲۶ رجون سے قبل نزدیک ترین سول یا فوجی حکام کے سامنے حاضر ہوں اس تاریخ کے بعد جو شخص بھی اس علاقہ میں دیکھا جائیگا۔ گولی سے اڑا دیا جائیگا۔ نیز حکم دیا ہے کہ بغیر اجازت کوئی شخص کلہاڑی بھی نہ رکھ سکیگا۔ جس علاقہ میں مارشل لاء نافذ ہے وہاں سے قریباً چھ سو اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں ایک مقام پر جنگل میں چھپے ہوئے حروں نے پولیس پر فائر کئے۔

کلکتہ ۲۰ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے وزیراعظم مسٹر فضل الحق نے نئی مسلم لیگ قائم کی ہے۔ جس کا نام پروگریسو آل انڈیا مسلم لیگ رکھا ہے۔ ایک بیان میں آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ ایسے لیڈروں سے نجات حاصل کریں جو اسلام کے دشمن ہیں۔ مسٹر جناح کی مسلم لیگ کی فضا بالکل غیر اسلامی اور غیر جمہوری ہے جو صرف مسٹر جناح کی مرضی کے تابع ہے۔ اور مسٹر جناح فرعون سے بھی زیادہ مغرور اور تیز مزاج آدمی ہیں۔ آپ نے مختلف جماعتوں کو اس میں شمولیت کی دعوت دی ہے۔

لاہور ۲۰ رجون۔ سر سکندر اور بلدیو سنگھ معاہدہ کی تکمیل کے بعد سردار صاحب نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ یہ بات غلط ہے کہ معاہدہ صرف جنگ کے دوران تک رہیگا اگر کسی اہم معاملہ پر میری بات نہ مانی گئی۔ تو میں مستعفی ہو جاؤنگا۔ آپ نے کہا کہ میں نے یوں بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے سیاست سے الگ ہو جاؤں۔

الہ آباد ۲۰ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے مارشل چیانگ کائی شیک کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جسمیں چین اور موجودہ جنگ کے متعلق اپنے رویہ کی وضاحت کی ہے۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہندوستان کو آزادی دیدی جائے۔ تو وہ جاپان کی مؤثر مزاحمت کریگا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ کو بھی ایک تار بھیج رہے ہیں کہ اس وقت جبکہ وہ دونوں دنیا کی قسمت کا فیصلہ کر رہے ہیں ہندوستان کے متعلق بھی کچھ ضرور کریں۔

بمبئی ۲۰ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ سر سکندر حیات خان نے مسلم لیگ سے مشورہ کئے بغیر سکھوں سے سمجھوتہ کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ پنجاب کے ایک سرکردہ مسلم لیگی لیڈر نے مسٹر جناح کو لکھا ہے کہ اس بارہ میں لیگ کو ضروری کارروائی کرنی چاہیئے۔

دہلی ۲۰ رجون۔ ایک سرکاری اعلان میں کونسل آف سٹیٹ اور مرکزی اسمبلی کی میعاد میں اکتوبر ۱۹۴۳ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۲۰ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے سبھاش چندر بوس کو ہندوستان کا فیوہرر قرار دیتے ہوئے ہز ایکسیلنسی کا خطاب بھی دیا ہے اس حیثیت سے غیر ملکی نمائندوں کے ساتھ انکا تعارف کرایا گیا۔ اب ان کا عہدہ برلین میں ایک غیر ملکی سفیر کے برابر ہوگا۔

قاہرہ ۲۰ رجون۔ جرمنوں نے ایتھنز میں قریباً تین سو یونانیوں کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر کے ان میں سے بہتوں کو گولی سے اڑا دیا ہے۔ آٹھ یونانی اعلیٰ افسروں کو پھانسی کی سزا دیدی گئی ہے۔

برلن ۲۰ رجون۔ جرمنی کی ایک نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ ہیڈرک کا قاتل پراگ کے ایک گرجا میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور اسے گولی مار دی گئی۔

بمبئی ۲۰ رجون۔ چینی مسلمانوں کے نمائندہ عثمان وو صاحب نے آج پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر ڈیسائی سے ملاقات کی۔ اب آپ بھوپال جائیں گے۔

کلکتہ ۲۰ رجون۔ ترکش گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اسے اطمینان ہو چکا ہے کہ امریکہ کے بمبار طیاروں کی ترکی کے علاقہ پر پرواز دانستہ طور پر نہ تھی۔ جرمن پروپیگنڈا کر رہے تھے کہ وہ بحیرہ اسود کے شمالی کنارے پر بمباری کیلئے آئے تھے۔

کراچی ۲۰ رجون۔ میونسپل کارپوریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ بجائب گھر کی عمارت کو خالی کر کے محکمہ دفاع کے حوالہ کر دیا جائے۔

چنکنگ ۲۰ رجون۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کچھ عرصہ سے جاپانیوں نے صوبہ چکیانگ اور کیانگسی میں جو دباؤ ڈالا ہوا تھا۔ وہ اب کم ہو رہا ہے۔ اور جاپانی فوجوں نے ان دونوں صوبوں سے ہٹنا شروع کر دیا ہے۔

قاہرہ ۲۰ رجون۔ کل ایک سرکاری اعلان میں مسٹر چرچل کے امریکہ پہنچنے کی خبر دی گئی تھی امپیریل جنرل سٹاف کے چیف اور سٹاف کمیٹی کے سیکرٹری بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ مسٹر روزویلٹ کے ساتھ انکی گفتگو کے بارہ میں جب مسٹر روزویلٹ کے سیکرٹری سے دریافت کیا گیا کہ کیا یورپ میں دوسرا محاذ قائم کرنے کے متعلق ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ایسا سمجھنے کی معقول وجوہ موجود ہیں۔

لاہور ۲۰ رجون۔ سر سکندر بلدیو سنگھ سمجھوتہ کے بارہ میں ایک بیان دیتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ گوشت کے بارہ میں اتحاد کانفرنس کی قرارداد کو حکومت تمام و کمال نافذ کرنا نہیں چاہتی بلکہ اس کا ذکر ایک بنیادی اصول کی حیثیت سے کیا گیا تھا۔ جو اتحاد کانفرنس میں طے ہوا تھا۔ تجویز یہ ہے کہ اسے ایک محدود اور ترمیم شدہ صورت میں نافذ کیا جائے۔ اس میں جھٹکہ کے گوشت کے استعمال کا مطالبہ تسلیم کیا گیا ہے۔ ہندی اور گورمکھی کی تعلیم کے متعلق قرارداد کو حکومت جلد سے جلد نافذ کرنے کی کوشش کریگی۔ جہاں تک مذہبی زبانوں کی تعلیم کے مطالبہ کا تعلق ہے۔ حکومت اس کا بھی انتظام کریگی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی